وراثت' قصاص' دیت' عورت کی گواہی' عورت اور سیاسی قیادت وغیرہ۔ اس طرح اپنے موضوع پر یہ ایک جامع کتاب ہے۔ خواتین کے حقوق پر اہل مغرب کے اعتراضات پر بھی بحث کی گئی ہے۔ تاہم دور حاضر میں خواتین کو درپیش بعض مسائل جیسے: جدید علوم کی تحصیل' حصول ملازمت اور ڈرائیونگ وغیرہ پر بھی روشنی ڈالنے کی ضرورت تھی۔ (بعض مسلم ممالک میں خواتین کو موٹر چلانے کا لائسنس جاری نہیں کیا جاتا)۔ ایک بات یہ بھی محسوس ہوتی ہے کہ انگریزی دان طبقے تک اپنی بات پہنچانے کے لیے اہل مغرب کے مزید حوالوں کی ضرورت ہے۔ اسی طرح عورت کی گواہی کے مسئلے پر قدرے تفصیل سے استدلال کرنا ضروری تھا۔ موجودہ شکل میں بھی یہ کتاب اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے انگریزی قارئین کے لیے ایک عمدہ تحفہ ہے۔ (محمد ایوب منیر)

مشاہدۂ حق' علامہ آئی آئی قاضی۔ مرتب: محمد موسیٰ بھٹو۔ ناشر: علامہ آئی آئی قاضی یادگار سوسائٹی' حیدر آباد۔ سندھ: صفحات: ۲۰۸ قیمت: ۵۰ روپے۔

علامہ آئی آئی قاضی معروف دانش ور' مفکر اور عالم تھے۔ بقول محمد موسیٰ بھٹو: "سندھ نے پچھلے سو سال کے دوران میں ان جیسا فلاسفر اور دانا پیدا نہیں کیا جو فلسفے کے مسائل سے لے کر تاریخ عالم' مذاہب کی حقیقت' خود شناسی' نفس شناسی اور عرفان کے مسائل سے نہ صرف واقف ہو بلکہ ان علوم کا ماہر بھی"۔

قبل ازیں انگریزی اور سندھی زبان میں ان کی تقاریر اور مقالات کے مجموعے شائع ہو چکے ہیں' اب ان کے منتخب مقالوں اور تقریروں کو اردو میں منتقل کر کے زیرنظر مجموعہ شائع کیا گیا ہے۔ چند عنوانات یہ ہیں: انسانی حقوق' قوموں کی بقا اور زندگی' معاشرہ: شاہ ولی اللہ کی نظر میں' مذہب و قانون' قوموں کے عروج و زوال میں کتاب کی اہمیت' خلفا کے دور میں جمہوریت' موجودہ دور میں ادب و ادیب کی ذمہ داریاں--- یہ تحریریں مرحوم کے وسعت علم' فکر و نظر کی گہرائی اور متوازن و معتدل نقطہ نظر کی عکاس ہیں اور قاری کو سوچ بچار کی دعوت دیتی ہیں۔ قرآن حکیم ان کے نزدیک سرچشمہ ہدایت و حقائق ہے مگر وہ اس پر افسوس کرتے ہیں کہ قرآن کو نہ سنا گیا اور نہ سمجھا گیا: "آپ نے اسے پڑھا نہیں اور نہ ہی اس کا علم رکھتے ہیں۔ کاش آپ نے اسے پڑھا ہوتا کہ اس میں کتنی آیات ہیں' عجیب خوب صورتی ہے جس کو آپ نے دیکھا ہی نہیں"۔

اسی طرح نبی کریمؐ کا مقدس نام: "میرے لیے زندگی بخش ہوا کا جھونکا ہے' میں اس نام سے نہ تو کبھی سیر ہوا ہوں اور نہ کبھی ہو سکتا ہوں"۔ قومیں کیوں کر ترقی کرتی ہیں؟ اس کی طرف یوں ہلکا سا اشارہ کیا ہے: "جو قوم کوئی معیاری کتاب تخلیق نہیں کر سکتی' وہ دراصل اندھوں' گونگوں کی قوم ہے" (ص ۱۶۴)۔ وہ